Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا خطبہ نمبر ۸

روزنامہ
فیچر
المصلح
منگل

۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۲ ماہ امان ۱۳۳۳ ہش - ۲ مارچ ۱۹۵۴ء | نمبر ۴۹

امیر جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی تشریف آوری

کراچی ۲۸ فروری۔ جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کے امیر اور انچارج مبلغ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اپنی دوسری پانچ سالہ تبلیغی جد و جہد کے بعد کل ۸ بجے صبح بحری جہاز "دوارکا" کے ذریعہ بمبئی سے کراچی پہونچے۔ آپ ۱۱ فروری کو سالٹ پانڈ سے عازم پاکستان ہوئے تھے۔ اکرہ سے بمبئی تک کا ہوائی سفر اختیار کرتے ہوئے آپ ۲۴ فروری کو بمبئی پہونچے تھے۔ جہاں سے بحری جہاز کے ذریعہ آپ کراچی آئے۔

مکرم مولوی صاحب موصوف پہلی بار ۱۹۳۶ء میں قادیان سے تبلیغ اسلام و اشاعت حق کے لئے گولڈ کوسٹ روانہ ہوئے۔ اور گیارہ سال کے بعد یعنی ۷ جنوری ۱۹۴۷ء کو واپس آئے تھے۔ دو سال کے درمیانی وقفہ کے بعد آپ ۲۷ جنوری ۱۹۴۹ء کو دوبارہ اشاعت اسلام کی خاطر ربوہ سے گولڈ کوسٹ تشریف لے گئے۔ جہاں سے اب آپ چھ ماہ کی رخصت پر اپنے وطن واپس آرہے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب موصوف آج خیبر میل ایکسپریس کے ذریعہ کراچی سے عازم ربوہ ہوں گے۔

احباب مکرم مولوی صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی واپسی کو ان کے لئے بابرکت کرے اور انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ۲۴ فروری ۱۹۵۴ء کی حسب ذیل اطلاع بذریعہ ڈاک موصول ہوئی ہے۔

فرمایا۔ "طبیعت ابھی خراب ہے درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں"۔

قاہرہ میں تمام تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے حکومت کی طرف سے مصری عوام سے پُر امن رہنے کی اپیل

جنرل نجیب سوڈان کی پہلی پارلیمنٹ کی افتتاح کی تقریب میں شرکت کے لئے خرطوم روانہ ہو گئے

قاہرہ یکم مارچ۔ حکومت مصر نے شہر کے تمام تعلیمی اداروں کو بند کر دیا ہے اور تخریبی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے وسیع پیمانے پر کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج مصری کابینہ اور انقلابی کونسل نے ایک مشترکہ بیان میں تخریبی سرگرمیوں کو سختی کے ساتھ کچلنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پُر امن رہیں۔ اور معمول کے مطابق اپنا کام کاج شروع کر دیں۔ — جنرل نجیب سوڈان کی پہلی قومی پارلیمنٹ کے افتتاح کی تقریب میں حصہ لینے کے لئے آج خرطوم روانہ ہو گئے ہیں۔ مصر کے قومی راہنمائی کے وزیر صلاح سالم بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ سوڈان کے وزیر اعظم نے جنرل نجیب کے دوبارہ صدر بننے پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے سوڈانی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جنرل نجیب کے شایان شان ان کا خیر مقدم کریں۔

حضرت خان ذو الفقار علی خان صاحب گوہر رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت خان ذو الفقار علی خان صاحب گوہر رضی اللہ عنہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۵۴ء بروز جمعہ شام کو ۶ بجے لاہور میں انتقال فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ اور سلسلہ احمدیہ کے مقتدر اصحاب میں سے تھے۔ آپ نے اپنی تمام عمر خدمت سلسلہ میں بسر کی اور عرصہ دراز تک صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہے۔ چنانچہ آپ کو مختلف اوقات میں ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور انچارج تحریک جدید کے طور پر بھی خدمات بجا لانے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۲۴ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنڈن میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔ اور اس ضمن میں حضور نے تبلیغی سروے کے پیش نظر یورپ کا دورہ فرمایا۔ تو بعض دیگر احباب کے علاوہ حضرت خان ذو الفقار علی خان صاحب گوہر رضی اللہ عنہ کو بھی اس اہم اور تاریخی سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت کا فخر حاصل ہوا۔ علاوہ ازیں سلسلے کی طرف سے کئی مواقع پر آپ کو بعض اہم امور کی انجام دہی پر مامور کیا گیا اور آپ کو ہر رنگ میں سلسلہ حقہ کی بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔

آپ رام پور کے نہایت ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ برصغیر کے مشہور سیاسی راہنما علی برادران یعنی مولانا محمد علی جوہر مرحوم اور مولانا شوکت علی مرحوم آپ ہی کے چھوٹے بھائی تھے۔

ادارہ المصلح آپ کی وفات پر آپ کے افراد خاندان سے بالعموم اور مبلغ سلسلہ مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب اور آپ کے دیگر صاحبزادگان سے بالخصوص دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

وزیر اعلیٰ سرحد کی طرف سے امریکی امداد کا خیر مقدم

پشاور یکم مارچ۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید نے پاکستان کو امریکی فوجی امداد کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک اچھی خبر ہے۔ اس امداد کا مقصد کسی کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنا نہیں بلکہ اس مدد کے بعد ہم اپنے ترقیاتی منصوبوں کو بلا خوف و خطر پایہ تکمیل کو پہونچانے میں آسانی محسوس کریں گے۔ میرا ایمان ہے کہ طاقت کے بغیر ذاتی حفاظت اور امن کا بحال رکھنا بہت مشکل کام ہے۔

مکرم سید شاہ محمد صاحب کا ورود کراچی

کراچی ۲۸ فروری۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا آج ربوہ سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ انڈونیشیا سے ۲۲/۲/۵۴ کو KLM 834 [illegible] آپ مع اپنی اہلیہ صاحبہ ۲/۳/۵۴ کو شام کو ۵ بجکر ۲ منٹ پر خیبر ایکسپریس سے عازم ربوہ ہوں گے۔ احباب منزل مقصود پر بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان اور فلپائن میں سفیروں کا تبادلہ

کراچی یکم مارچ۔ فلپائن اور پاکستان کی حکومتوں نے سفارتی تعلقات قائم کرنے اور سفراء کے تبادلے کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان کے سفیر مقیم انڈونیشیا کو فلپائن میں پاکستانی وزیر بھی مقرر کر دیا گیا ہے۔

گورمانی خیرپور اسمبلی کا افتتاح کرینگے

خیرپور یکم مارچ۔ خیرپور کی نئی اسمبلی کا افتتاح ۷ مارچ کو مرکزی وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی کریں گے جو ریاستوں اور سرحدی علاقوں کے وزیر بھی ہیں افتتاح کے بعد وزیر اعلیٰ ممتاز حسن قزلباش سال آئندہ کا بجٹ پیش کریں گے۔

آج سوڈان پارلیمنٹ کا افتتاح ہوگا

خرطوم یکم مارچ۔ آج سوڈان کی پہلی قومی پارلیمنٹ کا افتتاح ہو رہا ہے۔ یہ پارلیمنٹ گزشتہ سال کے انتخابات کے بعد معرض وجود میں آئی ہے۔ پاکستان کے وزیر صنعت خان عبد القیوم خاں اس موقعہ پر پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔

پاکستان اور بھارت کے ریلوے حکام کی کانفرنس شروع ہو گئی

لاہور۔ یکم مارچ۔ یہاں آج پاکستان اور بھارت کے ریلوے حکام کی کانفرنس شروع ہوئی کانفرنس میں واہگہ کے راستے مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت کے انتظامات پر غور کیا جائے گا۔ کانفرنس کی صدارت نارتھ ویسٹرن ریلوے کے جنرل مینیجر مسٹر چغتائی کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ آج کے اجلاس کے اختتام پر ایک مشترکہ بیان جاری کیا جائے گا۔

دن کو کابینہ بنی شام کو مستعفی ہو گئی

بیروت (لبنان) یکم مارچ۔ یہاں نامزد وزیر اعظم عبد الغنی نے کل دوپہر کے قریب کابینہ ترتیب دی لیکن پارلیمنٹری گروپوں کی مخالفت کے پیش نظر شام کو دوبارہ استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور اس طرح ایک ہفتہ سے بیروت گورنمنٹ جس بحران میں مبتلا ہے۔ اس سے عہدہ برآ نہ ہو گی۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

خطبہ نمبر ۸

خطبہ جمعہ

مساجد اپنی ذات میں بڑی برکات رکھتی ہیں انکی وسعت کے ساتھ ہی ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے

جب کوئی جماعت مسجد بناتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے دیندار لوگ بھی پیدا کر دیتا ہے جو اسے آباد رکھیں

لاہور کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے لئے جلد سے جلد نئی مسجد بنائیں اور اتنی بڑی بنائیں کہ وہ اسے پُر نہ کر سکیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۴ء بمقام رتن باغ لاہور

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جلسہ کے بعد تقریروں وغیرہ کی وجہ سے

میرے گلے پر بوجھ

پڑا تھا۔ اور نزلہ کی بھی شکایت ہو گئی تھی۔ پھر الٰہی مصلحت کے ماتحت جلسہ کے معاً بعد مجھے گواہی کے لئے تیاری بھی کرنی پڑی۔ اور گواہی بھی دینی پڑی۔ اس لئے میرے گلے کی خراش بہت بڑھ گئی ہے۔ اور کھانسی شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی یا شاید آپ لوگوں کے اخلاص اور محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ سامان کی کہ سمجھا تو یہ جاتا تھا کہ شاید بدھ کو گواہی ختم ہو جائے۔ اور جمعرات کو ہم واپس چلے جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے سامان کئے۔ کہ میری گواہی جمعہ کے وقت تک ہو گئی۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ مجھے جمعہ کے لئے ٹھہرنا پڑا۔ اور یہ جمعہ مجھے لاہور میں پڑھانا پڑا میں نے جو یہ اعلان کرایا تھا کہ دوست اس جگہ (یعنی رتن باغ میں) نماز کے لئے جمع ہو جائیں۔

اس کی وجہ یہ تھی

کہ میں سمجھتا تھا کہ ایسے وقت میں آکر جمعہ کے لئے تھوڑا وقت رہ جائیگا۔ پھر انسان جمعہ کی تیاری بھی کرتا ہے۔ کھانا بھی کھاتا ہے۔ اور تھکان بھی ہوتی ہے مسجد میں جانا شاید مشکل ہو جائے لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی چاہتا تھا۔ کہ دوست مل لیں۔ تا کہ میرا یہاں رہنا میرے لئے بھی اور ان کے لئے بھی مفید ہو جائے اس لئے مسجد کی بجائے میں نے آپ لوگوں کو یہاں نماز پڑھنے کی تحریک کی۔

جہاں تک اسلامی احکام کا سوال ہے

بہترین جگہ نماز کی

مسجد ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہر چیز اپنی روایات کو اپنے ساتھ لئے پھرتی ہے۔ اگر کسی دشمن کا بچہ نظر آ جاتا ہے۔ تو اس کو دیکھتے ہی انسان کے دل میں اس دشمن کی دشمنیاں بھی گزر جاتی ہیں اور اگر کسی دوست کا بچہ نظر آ جاتا ہے۔ تو اس کو دیکھتے ہی اس دوست کی محبت اور اس کا حسن سلوک بھی یاد آ جاتا ہے۔ ہمارے ملک کی روایات میں سے ایک روایت ہے کہ مجنوں کو کسی نے دیکھا کہ اس نے ایک کتے کو گود میں بٹھایا ہوا ہے اور اس سے پیار کر رہا ہے۔ اس نے کہا قیس تم تو ایک بڑے خاندان کے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ تم یہ کیا حرکت کر رہے ہو کہ ایک کتے کو تم نے گود میں بٹھایا ہوا ہے۔ اور تم اس سے پیار کر رہے ہو۔ قیس نے بے ساختہ جواب دیا کہ میں کتے کو تو پیار نہیں کر رہا میں تو لیلیٰ کے کتے کو پیار کر رہا ہوں۔ یعنی تمہیں وہ کتا نظر آتا ہے۔ لیکن مجھے یہ نظر آتا ہے۔ کہ لیلیٰ کے ساتھ اس کی وابستگی ہے اس لئے اس کو دیکھتے ہی لیلیٰ کی یاد میرے دل میں تازہ ہو جاتی ہے۔

مسجد بھی بظاہر اینٹوں کی بنی ہوئی ایک چیز ہے

چونے کی بنی ہوئی ایک چیز کی ہے۔ گارے کی بنی ہوئی ایک چیز ہے۔ لکڑی کی بنی ہوئی ایک چیز ہے۔ اور جہاں تک مساجد کا تعلق ہے لاہور کے ہزاروں ہزار مکان ان سے زیادہ بہتر میٹریل سے بنے ہوئے ہیں۔ اگر صرف ایک احاطہ کو دیکھا جائے اگر صرف چھتوں کو دیکھا جائے۔ اگر صرف عمارت کو دیکھا جائے۔ اگر صرف دروازوں کو دیکھا جائے۔ تو لاہور کی اکثر مساجد سے یہاں کی اکثر کوٹھیاں زیادہ شاندار نظر آئیں گی لیکن ایک مومن جس وقت مسجد میں جاتا ہے تو معاً اس کی اینٹ اور گارا اور لکڑی اور چونہ اس کے دل سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور اس کو یہ نظر آتا ہے کہ یہی گھر ہیں پانچ وقت میرا خدا اترا کرتا ہے۔ مسجد کے علاوہ دوسری کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی جس کو دیکھتے ہی انسان کے دل پر یہ اثر پڑے۔ کہ میرا محبوب اور میرا آقا اس جگہ پانچ وقت آیا کرتا ہے۔ پس مسجد ہی ایک ایسی چیز ہے جس میں داخل ہوتے ہی

انسان کے جذبات محبت

ابھر پڑتے ہیں۔ اور وہ محسوس کرتا ہے کہ گو ابھی میں نے خدا کو نہیں دیکھا۔ مگر میں اس جگہ آ گیا ہوں۔ جہاں لوگ خدا کو دیکھا کرتے ہیں۔ شاید کسی دن میری بھی خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی باری آ جائے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ تم مساجد میں مزین ہو کر جایا کرو۔ لوگ بڑے افسروں کو ملنے جاتے ہیں یا کچہریوں اور درباروں میں جاتے ہیں تو اچھے لباس پہنتے ہیں۔ نہا دھو کر جاتے ہیں۔ خوشبو لگاتے ہیں۔ کیونکہ سمجھتے ہیں کہ اس جگہ بہت سے لوگ بادشاہ یا گورنر کو دیکھنے آئیں گے۔ پس وہ خوب تیاریاں کر کے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح دنیا کے دربار یا شاہی عمارات انسانی بادشاہوں کے سامنے لے جانے والی چیزیں ہیں۔ اور وہ ان کی آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے بادشاہوں کو لے آتی ہیں۔ اسی طرح مسجد خدا کے سامنے انسان کو پہنچا دیتی ہے۔ اگر چھوٹے چھوٹے حاکموں کے سامنے جانے کے لئے وہ تیاری کرتے ہیں۔ تو

احکم الحاکمین سے ملنے

کے لئے وہ کیوں تیاری نہیں کرتے۔ تو مساجد اپنی ذات میں بڑی برکت رکھتی ہیں۔ اگر مجبوراً مسجد کو چھوڑنا پڑے تو اور بات ہے جیسے بعض لوگ اپنی ضد اور تعصب میں اتنے بڑھ جاتے ہیں۔ کہ وہ خدا کی مسجد کو اپنی مسجد سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو اس میں نماز بھی پڑھنے نہیں دیتے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی شخص مسجد کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے کہ لوگ اسے مسجد میں نہیں جانے دیتے۔ جیسے پولیس پہرہ پر بیٹھی ہوئی ہو تو انسان اگر اس جگہ جانا بھی چاہتا ہے تو رک جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی طاقتور آدمی کسی کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دے تو وہ رک جاتا ہے۔ لیکن اس کے دل کو یہی محسوس ہوتا ہے۔ کہ میں

اپنی ایک پیاری اور عزیز چیز

کے پاس جانا چاہتا تھا۔ لیکن مجھے روک دیا گیا۔ اور وہ لوگ جو اپنے دلوں میں خشیۃ اللہ رکھتے ہیں، ان پر ان باتوں کا اثر بھی ہوتا ہے۔

اسی جلسہ پر ایک دوست نے مجھے

ایک واقعہ سنایا

جس کا میرے دل پر بڑا اثر ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ہاں ایک احمدی دوست نے اپنے خرچ پر مسجد تعمیر کی۔ جس میں وہ نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ فساد کے دنوں میں لوگوں کو جوش آیا اور انہوں نے اس احمدی سے کہا کہ ہم تمہیں اس مسجد میں ہرگز گھسنے نہیں دینگے۔ اس نے کہا یہ مسجد تو میں نے خود بنائی ہے۔ اس لئے تم مجھے اس مسجد سے نہیں روک سکتے۔ انہوں نے کہا خواہ کچھ ہو۔ ہم تمہیں اس مسجد میں نہیں گھسنے دیں گے۔ اس نے حکام کے پاس شکایت کی۔ انہیں پورے حالات معلوم نہیں تھے۔ اور یہ نہیں جانتے تھے کہ اس نے وہ مسجد بنائی ہے۔ انہوں نے بھی اس خیال سے کہ اس طرح فساد بڑھیگا اسے مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اس نے کہا اچھا جب یہ مسجد انسانوں کی ہو گئی ہے۔ تو اب میں اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جاؤنگا۔ کچھ دنوں کے بعد حکام کو معلوم ہوا کہ مسجد اسی نے بنائی ہے اور لوگوں نے اس پر سختی کی ہے۔ اس پر بعض ایسے افسر جو اپنے دل میں خوف خدا

رکھتے تھے۔ انہوں نے سمجھا۔ کہ ہم سے بڑی غلطی ہوئی ہے۔ انہوں نے اس احمدی کو کہلا بھیجا کہ تم بے شک مسجد میں آیا کرو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اس نے کہا۔ اب میں نہیں آتا۔ جب یہ خدا کی مسجد نہیں۔ بلکہ انسانوں کی مسجد ہے۔ تو میں نے اس میں آکر کیا لینا ہے۔ سنانے والے نے سنایا۔ کہ آخر علاقہ کے افسر بھی اور رئیس بھی اس کے گھر پر گئے۔ اور اسکی منتیں کیں کہ ہمیں

خدا کے لئے معاف کرو

اور مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آیا کرو۔ چنانچہ اس نے انہیں معاف کیا۔ اور وہ مسجد میں آنے جانے لگا۔ اب دیکھو اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ ان میں سے بعض کے دل میں خوفِ خدا تھا۔ جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ اس مسجد کے ذریعہ اس شخص نے خدا کا نام لینے کی دوسروں کے لئے سہولت پیدا کی تھی۔ اور اس امر کا انتظام کیا تھا۔ کہ لوگ آئیں اور خدا کی زیارت کریں۔ لیکن ہم نے اس کو خدا تعالیٰ کی زیارت سے محروم کر دیا۔ تب انہوں نے اپنی غلطی محسوس کی۔ اور وہ اصرار کر کے اسے مسجد میں لے آئے۔ تو ان مقامات کو دیکھ کر انسان کے دل پر اثر پڑتا ہے۔ اور انسان محسوس کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک شرف عطا فرما دیا ہے اور یہ ایسی چیز ہے۔ کہ اس کو دیکھ کر بعض دفعہ سنگدل سے سنگدل انسان بھی کانپ اٹھتا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے دل میں اپنے آخری ایام مکہ میں یعنی ہجرت سے تین چار سال پہلے خیال پیدا ہوا۔ کہ مکہ والے تو نہیں مانتے۔ شاید کوئی دوسرا شہر مان جائے۔ حجاز کا دوسرا بڑا شہر طائف تھا۔ آپ اپنے ایک ساتھی کو لے کر طائف پہنچے۔ لیکن آپ کی یہ حسن ظنی در حقیقت درست نہیں تھی۔ طائف والے مکہ والوں سے بھی عداوت میں بڑھے ہوئے تھے۔ جب آپ نے انہیں تبلیغ کرنی چاہی۔ تو انہوں نے مختلف بہانے بنانے شروع کر دیئے۔ ادھر انہوں نے لڑکوں کو حملہ کے لئے اکسا دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ جب آپؐ باہر نکلیں۔ تو آپؐ پر پتھر برسائیں۔ اور آپ کے پیچھے کتے ڈال دیں۔ جب آپ طائف کے رؤساء سے مایوس ہو کر باہر نکلے۔ تو لڑکوں نے آپؐ کو

پتھر مارنے شروع کر دیئے

ساتھ ہی انہوں نے کتوں کو اکسا دیا۔ اور وہ بھی آپ کے پیچھے دوڑے۔ آپ اس حالت میں شہر چھوڑ کر باہر نکلے۔ مگر وہاں بھی لوگ آپ کے پیچھے پیچھے آئے۔ یہاں تک کہ آپ کے جسم پر کئی جگہ زخم آگئے۔ اور خون بہنے لگ گیا۔ مکہ والے اکثر رئیسوں کی جائیدادیں اور باغات طائف میں تھے۔ آپ ایک باغ کے پاس آئے جو ایک شدید دشمن اسلام کا تھا۔ مگر اس وقت آپ کی حالت کو دیکھ کر اسے بھی رحم آگیا۔ اور اس نے آپ کو اپنے باغ میں بیٹھنے کی اجازت دے دی۔ جب طائف والوں کا آپؐ نے یہ سلوک دیکھا۔ تو آپؐ نے اپنے ساتھی سے فرمایا۔ کہ چلو مکہ چلیں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ شاید آپؐ کو مکہ والوں کا قانون معلوم نہیں۔ مکہ والے

حقوق شہریت

سے محروم نہیں کرتے۔ لیکن جب کوئی شخص اپنی مرضی سے مکہ چھوڑ کر چلا جائے۔ تو پھر دوبارہ اسے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ جب تک اسے کسی رئیس کی پناہ حاصل نہ ہو۔ آپ اپنی خوشی سے وہاں سے نکل آئے تھے۔ اور اب مکہ والے سمجھتے ہیں۔ کہ آپ وہاں کے باشندے نہیں رہے۔ سوائے اس کے کہ مکہ کا کوئی رئیس یا مکہ کے پنچوں میں سے کوئی ذمہ دار شخص آپ کو پناہ دے۔ چنانچہ جب آپ مکہ کے پاس پہنچے۔ تو آپؐ نے اسے

مطعم بن عدی کے پاس

بھجوایا۔ مطعم بن عدی آپ کا ایک شدید دشمن تھا۔ وہ اور اس کے بیٹے رات دن آپ کی مخالفت کرتے رہتے تھے۔ آپؐ نے اسے فرمایا تم مطعم بن عدی کے پاس جاؤ۔ اور اسے میرا نام لے کر کہو۔ کہ میں پھر مکہ میں واپس آنا چاہتا ہوں۔ اگر تم مجھ کو شہریت کے حقوق دے دو جس کا طریق یہ ہے کہ تم مجھے اپنی پناہ میں لے لو تو پھر میں واپس آسکتا ہوں۔ اس کو تعجب تو ہوا۔ کہ اتنا شدید دشمن جو رات دن دشمنی کرتا رہتا ہے۔ اس کے پاس جانے کا فائدہ کیا ہوگا۔ مگر وہ چلا گیا۔ درحقیقت وہ مکہ والوں کی فطرت کو نہیں سمجھتا تھا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی فطرت کو خوب سمجھتے تھے۔ وہ نہایت سنگدل بھی تھے وہ نہایت ظالم بھی تھے۔ لیکن خانہ کعبہ کے پاس رہنے کی وجہ سے

خشیۃ اللہ کی ایک چنگاری

بھی ان کے دلوں میں سلگتی رہتی تھی۔ مکہ میں جو خدا تعالیٰ کے نشانات کا ظہور وہ رات دن دیکھتے تھے۔ اسکی وجہ سے وہ بہتے تو تھے۔ مگر مکہ کی رسی سے بندھے رہتے تھے۔ جب وہ صحابیؓ گئے۔ اور انہوں نے آپ کا نام لے کر کہا۔ کہ وہ آپ کو یہ پیغام دیتے ہیں۔ کہ میں مکہ سے چلا گیا تھا۔ مگر طائف والوں نے مجھ سے کچھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ اب میں چاہتا ہوں۔ کہ پھر واپس آجاؤں۔ مگر مکہ کے قانون کے مطابق میں یہاں کے شہری حقوق سے محروم ہو گیا ہوں۔ اب اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مکہ کا کوئی سرپنچ مجھے پناہ دے۔ کیا تم اس بات کے لئے تیار ہو۔ کہ مجھے پناہ دو۔ تو وہ شدید دشمن اسلام جس کی

دشمنی کے واقعات

سے تاریخیں بھری پڑی ہیں۔ یہ سنتے ہی کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے اپنے جوان بیٹوں کو بلایا اور ان کو یہ سارا واقعہ سنایا۔ اور کہا کہ تلواریں اپنے ہاتھ میں لے لو۔ اور میرے ساتھ چلو۔ پھر اس نے مکہ کے دروازہ تک آکر آپ سے کہا۔ کہ میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ آپ میرے ساتھ مکہ میں داخل ہوں۔ مکہ کے لوگوں کی دشمنی کا اس کو اندازہ تھا۔ ان کی معاندانہ کارروائیوں کا اس کو علم تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ گو مکہ کے رواج کے مطابق مجھ کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ میں ان کو پناہ دوں۔ مگر وہ مخالفت کی وجہ سے شاید اس دیرینہ قانون کو بھی بھول جائیں گے۔ اور مخالفت پر آمادہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ دیکھو یہ

اس وقت ہماری پناہ میں ہیں

مجھے ڈر ہے۔ کہ مکہ والے حملہ کریں گے۔ لیکن میں وہ حال نہیں دیکھنا چاہتا۔ کہ تم میں سے کوئی زندہ ہو۔ اور ان تک کوئی آدمی پہنچ جائے۔ تمہاری لاشوں پر سے گذرتے ہوئے کوئی شخص ان تک پہنچے تو پہنچے۔ ورنہ ان پر کوئی آنچ نہیں آنی چاہیئے۔ اس طرح وہ ننگی تلواروں کے نیچے آپ کو اپنے گھر چھوڑ گیا۔ اب دیکھو اس واقعہ کے پیچھے کونسی روح تھی۔ روح یہی تھی۔ کہ اس کو اس پناہ دینے میں بھی اپنی عظمت نظر آئی۔ اور اس نے سوچا کہ آخر یہ یہاں کیوں آنا چاہتے ہیں؟ اس لئے کہ یہاں خانہ کعبہ ہے۔ اور خانہ کعبہ ہمارا ہے۔ اور ہمیں ہمیشہ

خدا تعالےٰ کے نشانات

دکھاتا ہے۔ پس خانہ کعبہ کے ساتھ ان کے جو تعلقات تھے۔ انہوں نے اس کے اندر یہ نیکی پیدا کر دی۔ کہ یا تو وہ آپ کی جان لینے کے درپے تھا۔ اور یا اس نے اپنے جوان بیٹوں سے کہا۔ کہ تم میں سے ہر ایک مر جائے۔ مگر ان کو آنچ تک نہ آئے۔ تو مساجد اپنے اندر بڑی برکات رکھتی ہیں۔ اور وہ انسان کے چھپے ہوئے جذبات اور اس کے دبے ہوئے احساسات کو ابھارتی اور نمایاں کرتی ہیں۔ اسی لئے رتن باغ میں (مگر اس طرف نہیں بلکہ دوسری طرف) میں نے لاہور کی جماعت کو تحریک کی تھی کہ اب یہاں کی مسجد ان کی ضروریات کے لئے کافی نہیں۔ انہیں

کوئی اور مسجد بنانی چاہیئے

اس وقت دوستوں نے اپنے جوش اور اخلاص میں بڑے بڑے چندے لکھوائے۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ اس وقت ۲۲ ہزار کے وعدے ہوئے۔ اور وصولی بھی سولہ سترہ یا اٹھارہ ہزار کی ہو گئی۔ لیکن اس میں التوا پڑتا چلا گیا۔ اور جماعت نے زمین نہ خریدی۔ اب میرے بار بار کہنے کے بعد جماعت نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور زمین خریدنے کے متعلق کوشش کی جا رہی ہے۔ بہرحال نمازوں کے لئے یہاں ایک وسیع مسجد کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ [illegible] تم نمازیں تو پڑھتے ہو۔ مگر تم نماز پڑھتے ہو گلیوں میں۔ تم نماز پڑھتے ہو چھتوں پر اور گلیوں اور چھتوں پر نماز پڑھتے وقت تمہارے اندر

وہ خشیت اللہ

پیدا نہیں ہو سکتی۔ جو مسجد میں پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اسی گلی میں بچے کھیل رہے ہوتے ہیں۔ اسی گلی میں وہ پیشاب کر دیتے ہیں۔ اور پھر لوگ اسی گلی میں سے جوتوں سمیت گذر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے جب تم گلی میں نماز پڑھتے ہو۔ تو فوری طور پر تمہارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی خشیت کا وہ احساس پیدا نہیں ہوتا۔ جو مسجد تمہارے اندر پیدا کرتی ہے۔ تم مسجد کے ساتھ ملحق گلی میں نماز پڑھ کر اس احساس سے بیگانہ رہتے ہو۔ لیکن جب دو قدم چل کر مسجد میں داخل ہوتے ہو۔ تو تمہارے اندر

ایک نیا احساس اور نیا شعور

پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کے خوف کا جذبہ تمہارے دل میں نمایاں ہونے لگتا ہے۔ مثلاً پہلا احساس تو تمہیں یہی پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ مسجد ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم جوتا اتار دیں۔ پھر اگر تمہارے ذہن کو یہ توفیق مل جائے۔ کہ وہ بلندی کی طرف پرواز کرے۔ تو مسجد کو دیکھ کر تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ سالہا سال اس زمین پر کھڑے ہو کر خدا تعالےٰ کا نام بلند کیا گیا ہے۔ سالہا سال اس زمین پر خدا تعالیٰ کا ذکر کیا گیا ہے۔ بلکہ شاید دو گھنٹے پہلے خدا تعالیٰ کا کوئی برگزیدہ اس جگہ کھڑا ہوا ہو۔ اور نہ معلوم اس نے کس کس طرح خدا تعالےٰ سے باتیں کی ہوں۔ پھر اگر خدا تعالےٰ تمہیں اور زیادہ بلند پروازی کی توفیق دے۔ تو تمہارے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ کہ بے شک میرے اندر خشوع و خضوع پیدا نہیں ہوتا۔ میرے اندر رقت اور

سوز و گداز کی کیفیت

پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن خدا کے کئی بندے ایسے ہیں۔ جن کے جذبات اس مقام پر آکر اتنے ابھرے کہ وہ موم کی طرح اس کی روشنی اور جلوہ کے سامنے پگھل گئے۔ ان کی ملاقات کے لئے اور ان کے ساتھ مصاحبت کرنے کے لئے اور ان کے دلوں کو مضبوط کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ اس جگہ ضرور اترتا ہوگا۔ وہ میرے لئے اترے یا کسی اور کے لئے بہرحال ہر نماز میں خدا تعالےٰ اترتا ہے۔ اگر میری نماز مقبول نہیں۔ تو میرے ساتھیوں میں سے کسی کی ضرور مقبول ہوگی۔ اور وہ اس کے لئے اس مقام پر نازل ہوگا۔ اور

جب خدا کسی قوم پر اترتا ہے

تو وہ مقام اپنی ذات میں بھی بہت بڑی اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر اس کے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ کہ میں جب کبھی دلی جاتا تھا۔ تو موٹر یا تانگہ کرایہ پر لیتا تھا اور کہتا تھا۔ کہ مجھے دیوانِ خاص تک لے چلو۔ اگر کوئی ناواقف مجھ سے پوچھتا۔ کہ دیوانِ خاص میں کیا چیز ہے۔ تو میں اسے بتاتا۔ کہ دیوانِ خاص وہ مقام ہے جہاں جہانگیر بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ جہاں بیٹھا کرتا تھا۔ اور لوگ ان کے دیدار کے لئے جمع ہوا کرتے تھے۔ بہرحال میں یہ تکلیف اس لئے اٹھاتا تھا۔ کہ آج سے سو دو سو چار سو یا ہزار سال پہلے ایک محدود ملک کا بادشاہ کسی وقت اس جگہ بیٹھا کرتا تھا۔ اگر میں اتنی تکلیف اٹھا کر وہاں جاتا تھا۔ اور اس لئے جاتا تھا کہ ایک

فانی انسان کسی کسی وقت یہاں بیٹھا کرتا تھا۔ تو یہاں تو میرے لئے یہ موقع ہے۔ کہ کوئی مرنے والا بادشاہ نہیں بلکہ زندہ خدا یہاں اترا۔ اور وہ بھی سو دوسو یا ہزار سال پہلے نہیں بلکہ ابھی دو گھنٹہ پہلے وہ یہاں اترا تھا۔ اور ہر روز پانچ وقت اترا کرتا ہے۔ پس میرے لئے

یہ کتنی بڑی خوش قسمتی

کی بات ہے۔ جب میں دنیوی بادشاہوں کے دیوان خاص دیکھنے کے لئے تکلیف اٹھاتا ہوں۔ تو یہاں تو کسی تکلیف کا سوال ہی نہیں یہ وہ مقام ہے۔ جہاں پانچ وقت زمین و آسمان کا خدا آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ یہ بات باہر گلی والوں کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ وہاں پیشاب کرنے والا پیشاب بھی کر رہا ہے۔ اور کوڑا کرکٹ پھینکنے والا کوڑا کرکٹ بھی پھینک رہا ہے۔ پس مساجد کے ساتھ جو خشوع خضوع وابستہ ہے۔ وہ کسی دوسری جگہ کے ساتھ وابستہ نہیں۔ اور گو یہ جائز ہے۔ کہ انسان دوسری جگہوں میں بھی نماز پڑھ لے۔ جیسے اس وقت ہم یہاں نماز پڑھ رہے ہیں۔ مگر یہ چیز مجبوری کے ساتھ تعلق رکھتی ہے پس

لاہور کے دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ جلدی مسجد بنائیں۔ اس کے لئے تم زیادہ انتظار نہ کرو۔ معمولی چار دیواری بناؤ اور نماز پڑھنی شروع کردو۔ دھوپ ہو تو سائبان کھڑے کرلو۔ اور نماز پڑھ لی۔ بہرحال ہر احمدی کو جب وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ یہ محسوس ہونا چاہیئے۔ کہ وہ گلی میں نماز نہیں پڑھ رہا۔ بے شک گلی میں بھی نماز ہو جاتی ہے۔ مگر گلی میں نماز پڑھنے والوں کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے شاہی جلوس نکلتا ہے۔ تو بعض لوگ گلیوں میں باہر نکل کر اسے دیکھتے ہیں۔ اور بعض جلوس دیکھنے کے لئے چھتوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ لیکن ایک وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو شاہی دربار میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ دونوں کو ایک جیسا ہی مزا آتا ہے۔ وہ شخص جو دربار میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں اور اس شخص میں جو چوری چھپے جھانک رہا ہوتا ہے۔ بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ گلی میں نماز پڑھنے والا ایسا ہی ہے۔ جیسے دربار لگا ہوا ہو۔ تو کوئی شخص گلی میں سے جھانک رہا ہو۔ اور

مسجد میں نماز پڑھنے والا

ایسا ہے۔ جیسے دربار میں کوئی شخص کرسی پر بیٹھا ہو۔ پس ہر احمدی کو یہ محسوس ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خدا کے دربار میں حاضر ہوا تھا۔ چوروں کی طرح جھانکنے نہیں آیا تھا۔ اگر تم ایسا کرلو۔ تو میرا چالیس سالہ لمبا تجربہ ہے۔ کہ اس کے بعد تمہیں مسجد بنانے کی بھی توفیق مل جائے گی۔ جب مسجدیں بننے لگتی ہیں۔ تو معلوم نہیں لوگوں کے پاس روپیہ کہاں سے آجاتا ہے۔ بہرحال روپیہ آتا ہے۔ اور مسجد تیار ہو جاتی ہے۔ جب لاہور کی موجودہ مسجد بننے لگی ہے۔ تو میں اپنی کمزوری کا اقرار کروں گا۔

کہ میں نے کئی دفعہ

قریشی محمد حسین صاحب موجد مفرح عنبری لاہور

والوں کو جنہوں نے یہ مسجد بنوائی تھی۔ کہا کہ قریشی صاحب جماعت پر آپ نے بوجھ ڈال دیا ہے۔ مگر وہ کہتے کہ جماعت پر کچھ بھی بوجھ نہیں۔ جب لوگ جمعہ کے لئے آتے ہیں۔ تو میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اپنی ضروریات کے لئے اتنا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ کچھ خدا کے لئے بھی خرچ کریں۔ اور مسجد کے لئے دے دیں۔ اس پر وہ کچھ روپیہ دے دیتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ اگلے ہفتے پھر میں ان کو تحریک کر دیتا ہوں۔ اور وہ کچھ اور روپیہ دے دیتے ہیں۔ اس طرح بغیر کسی بوجھ کے روپیہ اکٹھا ہو رہا ہے۔ بہرحال ہم اس وقت یہ سمجھتے تھے۔ کہ انہوں نے جماعت پر بوجھ ڈال دیا ہے۔ مگر دو اڑھائی سال میں انہوں نے مسجد مکمل کرلی۔ اور اب یہ دن ہے کہ مجھے یہ کہنا پڑا ہے۔ کہ یہ مسجد تمہارے لئے کافی نہیں۔ بہرحال مجھے تجربہ ہونے کے بعد یہ معلوم ہوا۔ کہ مسجد کے لئے کہیں نہ کہیں سے روپیہ ضرور آجاتا ہے۔

جب مسجد بننے لگتی ہے

تو اللہ تعالیٰ کسی شخص کے دل میں تحریک پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ پانچ سو روپیہ مجھ سے لو۔ اور ایک کمرہ بنالو۔ دوسرے دن کسی اور کو جوش آجاتا ہے۔ اور وہ روپیہ پیش کر دیتا ہے۔ پس تعمیر کا فکر جانے دو۔ زمین لو۔ اور اس کا نام مسجد رکھ لو۔ اس کے بعد جب ہر شخص کے دل میں یہ احساس پیدا ہوگا۔ کہ یہ کتنی بڑی خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے لگا ہوں۔ تو وہ مسجد کی تعمیر کے لئے بھی روپیہ دینا شروع کر دیں گے۔ مگر جیسا کہ میں نے دوستوں کو بتایا تھا۔

یہ نئی مسجد بھی

کسی وقت تمہارے لئے تنگ ہو جائیگی۔ اس لئے تم جامع مسجد کسی کو بھی نہ کہو۔ کسی دن یہ نئی مسجد بھی گھر والی مسجد بن جائیگی۔ پھر اور مسجد بناؤ۔ اور اس کو بھی صرف مسجد کہو۔ جامع مسجد نہ کہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ یہاں احمدیت کو کتنی بڑی ترقی دینا چاہتا ہے۔ فرض کرو تم دو یا چار کنال میں جامع مسجد بنادو۔ اور لاہور کے دس لاکھ آدمیوں میں سے دو لاکھ احمدی ہو جائیں۔ تو وہ اس میں جمعہ کی نماز کہاں پڑھ سکتے ہیں۔ ان کے لئے تو پچاس ایکڑ میں جامع مسجد بنانی پڑے گی۔ پس ابھی کوئی نام نہ رکھو۔ صرف

اپنی ضروریات کے لئے ایک نئی مسجد بنالو

پھر یہ بھی میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب مسجدیں بنتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جماعت کو بھی غیر معمولی طور پر ترقی دینا شروع کر دیتا ہے۔ یہاں جماعت کی ترقی کی بڑی وجہ مسجد ہی ہے۔ اسی طرح کراچی کی جماعت کی ترقی کی بھی بڑی وجہ ان کی مسجد ہے۔ انہوں نے ایک لاکھ روپیہ خرچ کر کے مسجد بنائی (گو نام اس کا ہال رکھا) مگر اب وہ جگہ ان کے لئے کافی نہیں رہی۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ نئی جگہ زمین لو۔ اور اس کے ارد گرد صرف چار دیواری بنا کر ایک شیڈ بنالو۔ چنانچہ انہوں نے

مارٹن روڈ پر زمین لی

اس کی چار دیواری بنائی۔ اور ایک شیڈ سا بنالیا۔ وہ جگہ ہال سے بہت بڑی ہے۔ اب پچھلے دنوں وہاں کے دوست آئے تھے۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ گورنمنٹ سے تین چار کنال زمین اور لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی حال ربوہ کی مسجد کا ہے۔ جب ہم قادیان سے نکلے ہیں۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر ستاون سال گذر چکے تھے۔ اور ستاون سال کے بعد مسجد اقصیٰ بھرنے لگی تھی۔ اور کچھ لوگوں کو نماز کے وقت گلیوں میں کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ لیکن ربوہ میں آئے ہوئے ابھی ہمیں تین چار سال ہی ہوئے ہیں۔ اور یہاں کی محلہ کی مسجد مسجد اقصیٰ سے زیادہ وسیع ہے۔ مگر اب بھی کئی دن ایسے آجاتے ہیں۔ کہ لوگ مسجد سے باہر نکل کر کھڑے ہونے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جس طرح تمہارا گھر بن جائے۔ تو تمہیں

اس کی آبادی کا فکر

ہوتا ہے۔ جس طرح ایک نوجوان جب اپنا گھر بنا لیتا ہے۔ تو اس کے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ اس کی شادی ہو۔ شادی ہو جائے۔ تو اسے خیال آتا ہے۔ کہ اس کے بچے ہوں۔ اور اس طرح اس کے گھر میں رونق ہو۔ اسی طرح جب تم خدا کا گھر بناتے ہو۔ تو خدا کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ آباد ہو۔ چنانچہ وہ لوگوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ اور وہ سچائی کو قبول کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے گھر کی طرف بھاگے چلے آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا تھا۔ کہ وسع مکانک۔ اپنے مکانوں کو وسیع کرو۔ یعنی چونکہ میں نے

تیری ترقی کا وعدہ کیا ہوا ہے

اس لئے تیرا بھی فرض ہے۔ کہ تو اپنے مکانوں کو وسیع کرے۔ پس چونکہ یہ الٰہی وعدہ ہے۔ اس لئے لازماً جب ہم اپنے مکانوں کو وسیع کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اور ایسے آدمی لائے گا۔ جن سے وہ مکان آباد ہوں گے۔ پھر وہ مکان وسیع کئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی آبادی کے لئے اور آدمیوں کو لے آئیگا۔ بہرحال مساجد کی وسعت کے ساتھ ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے۔ جب کوئی جماعت مسجد بناتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے دیندار لوگ بھی پیدا کر دیتا ہے۔ جو اس مسجد میں نماز کے لئے آتے اور اسے آباد رکھتے ہیں۔ پس

تم جلدی ایک نئی مسجد بناؤ

اور اتنی بڑی بناؤ۔ کہ تم اس کو بھر نہ سکو۔ بلکہ اس کی جگہ خالی رہے۔ تاکہ خدا کو خیال رہے کہ میں نے یہ جگہ بھرنی ہے۔ پھر جب وہ بھرنے لگے۔ تو تم ایک اور مسجد بناؤ۔ اور وہ اتنی بڑی ہو۔ کہ اس میں تمہاری اس وقت کی جماعت آدھی نظر آئے۔ اس پر پھر خدا تعالیٰ کو خیال پیدا ہوگا۔ کہ جب یہ لوگ میرا اتنا بڑا گھر بنا رہے ہیں۔ تو کیا میں ہی کمزور ہوں۔ کہ میں اس گھر کو آباد نہ کروں۔ بہرحال ہمارے لئے یہ ایک بہترین ذریعہ ہے۔ جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم اپنی جماعت کو بھی ترقی دے سکتے ہیں۔ اور پھر لوگوں کو دین کی طرف راغب کرنے۔ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے اور ان کے دلوں میں دین اور تقویٰ پیدا کرنے کی بھی صورت پیدا ہوگی۔ پس جلدی کرو اور

مسجد کے لئے زمین خریدو

میں یہ نہیں کہتا۔ کہ مسجد بناؤ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب تم نے زمین خرید لی۔ تو تمہارے دل میں آپ ہی خیال آئے گا۔ کہ زمین تو آگئی ہے۔ اب اس پر مکان بھی بنالیں۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ اس سے زیادہ لطیف کھیل اور کوئی نہیں۔ بچپن میں ہم ایک کھیل کھیلا کرتے تھے جس میں پہلے ایک کی جگہ پر قبضہ کر لیا جاتا تھا۔ پھر دوسرے کی جگہ پر۔ یہ کھیل بھی اسی قسم کا ہے۔ ہم خدا کے گھر بناتے چلے جائیں۔ اور خدا ہمارے گھروں کو آباد کرتا چلا جائے۔ ہم اس کے گھر بڑھاتے جائیں۔ اور کہیں کہ تیرا گھر ابھی بھرا نہیں۔ وہ خالی پڑا ہے۔ اور خدا ہمارے گھروں کو بھرتا چلا جائے۔ اور کہے۔ کہ وہ گھر تو بھر چکے۔ اب اور گھر بناؤ۔ تاکہ میں ان کو بھی بھر دوں۔

جو روحانی لذت

اس روحانی کھیل میں ہے۔ وہ دنیا کے اور کسی کھیل میں نہیں۔ اور جو روحانی سرور اس الٰہی دربار میں ہے۔ وہ دنیا کے اور کسی دربار میں نہیں۔ اس کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ میرے گلے میں خرابی ہے۔ اور نقصان بھی ہے۔ اس لئے

میرا ارادہ یہ ہے

کہ میں ایک دن ٹھہر کر پرسوں صبح اتوار کو ربوہ جاؤں۔ پس آج بھی میں یہاں ٹھہروں گا۔ اور کل بھی۔ پرسوں صبح ہم انشاء اللہ واپس جائیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے سال کے لئے جو پروگرام تجویز فرمایا ہے۔ کیا آپ نے اس پر عمل شروع کر دیا ہے؟

احباب فریضہ چندوں کی اہمیت کو نظر انداز نہ فرمائیں

چندہ عام جس میں حصہ آمد بھی شامل ہوتا ہے ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے اور سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی اور اس کی باقاعدگی کے متعلق حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی کہ "جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی متمرد اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہ سکیگا۔" (ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۲۹-۵۰)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق اس قدر انذار ہے۔ کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ کر حصار احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا سالہا سال سے چندہ نہ دیتا ہو۔ ایسا شخص خود اپنے تاریک انجام کے متعلق قیاس کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے دفتر میں سلسلہ بیعت سے خارج ہو جانا کوئی معمولی سزا نہیں۔

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضور علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء بھی زور دیتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ (فریضہ) چندوں میں سے کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کریں اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گی۔ میں سمجھوں گا۔ کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔"

فرمایا:۔ "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم سر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے۔ (اس موقعہ پر ایک سر دلعزیز کی مثال بھی بیان فرمائی)۔ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے لازمی چندوں کو بقائے ادا کر دیں گے۔"

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے لازمی چندوں کی اہمیت کو دیگر مواقع پر بھی بیان فرمائی ہے۔ لیکن اس وقت صرف انہی حوالجات پر اکتفا کرتے ہوئے احباب اور عہدیداران جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان واضح ہدایات کی موجودگی میں کوئی شخص ان لازمی چندوں کو نظر انداز تو نہیں کر رہا۔ چندہ عام اور حصہ آمد ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے اور سب سے اہم اور مقدم ہے۔ ممکن ہے۔ بلکہ کثرت متعدد تحریکات کی وجہ سے ان تحریکات میں حصے لینے کے لئے کوئی شخص لازمی چندوں میں تغافل اختیار کرے۔ اس لئے مناسب خیال کیا گیا۔ کہ احباب اور عہدیداران جماعت کو آگاہ کر دیا جائے۔ کہ دیگر تحریکات کی بناء پر لازمی چندوں میں قطعاً ضعف نہ آنے دیں۔ اگر کوئی شخص دیگر تحریکات کی بناء پر ان چندوں میں سستی یا کوتاہی کریگا تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک موردِ الزام ہوگا۔

ایسے شخص کی مثال تو ایسی ہی ہوگی۔ کہ وہ فرض نماز کو ترک کر کے کثرت نوافل میں مشغول ہو جائے۔ اور سمجھے۔ کہ نوافل کے ذریعہ بھی تو خدا تعالیٰ ہی کو یاد کیا جاتا ہے۔ اور اسی کی عبادت کی جاتی ہے۔ یا اسی طرح رمضان کے روزے تو نہ رکھے اور نفلی روزوں پر زور دینا شروع کر دے۔ ایسے زاہد اور عابد کے اس قسم کے اعمال و عبادات ہرگز خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے تقرب کے موجب نہیں ہو سکتے۔ ہاں فریضہ، اعمال اور عبادات بجا لانے کے بعد نوافل یقینی طور پر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور حقیقت ہے۔ کہ جس طرح فرائض کے تارک کو نوافل کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ اسی طرح فرائض کے ساتھ نوافل ادا کئے بغیر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ نہیں ہو سکتا۔

پس جہاں لازمی چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔ وہاں دیگر تحریکات میں حصہ لینا بھی کم ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حالات پیش آمدہ اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ مالی قربانی زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ لیکن ان میں حصہ لینے والے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ اصول کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے۔ ورنہ یہ سمجھ لیا جائے کہ ایک نیکی کی خاطر دوسری نیکی کو چھوڑنا خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ بہت نادان شخص ہے۔ کہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے۔ تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ نہیں"

(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۵۶)

پس احباب اور عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جگہ اپنی ذات اور جماعت کا محاسبہ کریں۔ کہ لازمی چندوں میں کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی اگر ہو رہی ہو۔ تو اس کا کس طرح تدارک کیا جائے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے صریح احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے بجائے ثواب کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو اپنے اوپر وارد کر لیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

جماعتیں قرآن کریم کی تعلیم دینے کا انتظام کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔

"اسلام قرآن کریم کا نام ہے۔ تم اسلام کی کوئی تعریف بیان کرو وہ نامکمل ہوگی حقیقی تعریف یہی ہے۔ کہ قرآن کو سمجھنا۔ اور اس پر عمل کرنا اسلام ہے۔ اس کے سوا جتنی باتیں بھی تم لاؤ گے۔ وہ ایک دائرہ تو بنا دیں گی مگر تفصیلی تعریف اسلام کی نہیں کریں گی۔"

اس خطبہ میں حضور نے قرآن کریم کی تعلیم کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ "جماعت میں قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ ہر شخص جو اردو پڑھ سکتا ہے اس سے پوچھو۔ کہ کیا وہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھتا ہے اگر نہیں تو اسے اس طرف توجہ دلاؤ۔ عربی الفاظ کی تلاوت بھی ضرور کرو۔ مگر اس طرح کہ ایک ربع پڑھ لیا اور پھر اس کا ترجمہ اردو میں پڑھ لیا عربی اس لئے پڑھنی چاہیئے۔ تا متن محفوظ رہے پس عربی کے الفاظ بھی پڑھنے چاہئیں۔ تا تحریف کی نگرانی ہو سکے۔ لیکن جو لوگ قرآن کریم کو عربی میں نہیں سمجھ سکتے۔ انہیں ترجمے کے فائدے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ پس ہر احمدی کو یہاں بھی اور باہر بھی ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔"

قرآن کریم کی تعلیم کے متعلق سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد واضح ہے۔ حضور کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ ترجمہ والا قرآن مجید ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔ پھر ہر شخص کو یہ عادت ڈالنی چاہیئے۔ کہ وہ ترجمہ پڑھے یا سنے

نظارت تعلیم و تربیت اس مختصر سے نوٹ کے ذریعہ تمام جماعتوں کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ حضور کے خطبہ کو پڑھیں اور قرآن کریم کی تعلیم کا اپنے ہاں انتظام کریں۔ ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے اور اس پر عمل کرے۔ امراء ضلع اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان خاص توجہ دیں۔ اور سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت ماہوار رپورٹ میں اس کا ذکر فرمائیں

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ "تیسری تحریک میں عورتوں میں بھی یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کاروبار۔ ملازمت اور روزگار کے کام کے علاوہ اپنے اپنے ہاتھ سے کام کر کے زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ زائد آمدنی اگر غریب ہو۔ تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کی ساری سلسلہ کو بطور چندہ پیش کر دے۔ عورتیں سوت کات کر یا پراندے آزار بند تیار کر کے میری اس تحریک پر عمل کر سکتی ہیں۔"

مومن اپنا ایک منٹ بھی بیکار ضائع نہیں کرتا۔ حضور کے اس ارشاد پر تو دو ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک لجنات اماء اللہ کی طرف سے رپورٹ موصول نہیں ہو رہی۔ ہر جگہ مستورات حضور کی اس تحریک پر عمل کریں اور رپورٹ بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فہرست بھجوائیں

مجلس مشاورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی نمائندگی بھی ہوتی ہے۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ سے گذارش ہے۔ کہ وہ صحابہ کی فہرست دفتر ہذا میں جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جن میں سن بیعت اور موجودہ عمر بھی تحریر ہو۔ اور جو صحابی تتمہ انجام آتھم کی فہرست ۳۱۳ میں شامل ہوں۔ ان کی صراحت کی جائے۔

(انچارج صیغہ تالیف تصنیف ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کے نبی کا امکان خارج از بحث ہے

— لیکن —

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں اور وہ قیامت کے قریب دوبارہ ظاہر ہوں گے

تحقیقاتی عدالت میں مجلس عمل کے وکیل مرتضیٰ احمد خاں میکش کی بحث!

لاہور۔ ۲۵ فروری۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں ذمہ داری کے سوال کے متعلقات سے متعلق حصے پر دلائل شروع ہوئے تو جماعت اسلامی نے زبانی دلائل پیش کرنے کے بجائے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا ایک تحریری بیان پیش کیا۔ جس میں احمدیوں اور عام مسلمانوں کے اختلافات کی وضاحت کی گئی تھی۔

۴۰ ہزار الفاظ پر مشتمل بیان میں اصل بیان کے علاوہ سات ضمیمے بھی شامل ہیں۔ جن میں ختم نبوت کے متعلق مستند علماء کی آراء حضرت مسیح اور حضرت مہدی کے دوبارہ ظہور اور ان کی حیثیت کا حوالہ دیا گیا تھا

آخری ضمیمے میں ان معاملات پر احمدی عقائد کے ارتقاء کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

مجلس عمل کی طرف سے مولانا مرتضےٰ احمد خاں میکش نے دلائل پیش کرتے ہوئے کہا کہ احمدیوں اور عام مسلمانوں میں دس بنیادی اختلاف ہیں

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں۔ اور ان کے بعد کسی شرعی، ظلی، بروزی یا مجازی نبی کا ظہور بالکل خارج از بحث ہے

مولانا میکش نے کہا کہ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت جاری رہے گی۔ اور وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو خدا کا نبی رسول اور مرسل مانتے ہیں۔ اور وہ مومن مسلمان کے لئے یہ شرط لازمی سمجھتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو ویسا مانے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ وحی نبوت کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ لیکن احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب پر وحی نازل ہوتی تھی۔

مولانا میکش نے کہا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں۔ اور وہ گناہ نہ تو صغیرہ کر سکتے ہیں اور نہ کبیرہ اور وہ کسی مکروہ امر کے مرتکب بھی نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ نبی کسی جھگڑے کے تصفیے میں بھی غلطی نہیں کر سکتے مولانا نے کہا کہ دوسری طرف احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں ہیں۔ اور ان سے غلطی سرزد ہونے کا امکان ہے۔ اور وہ کسی جھگڑے کے فیصلے میں غلطی کر سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے نزدیک جنت اور دوزخ ابدی ہے۔ احمدیوں کا خیال ہے کہ کفار کسی خاص مدت تک دوزخ میں رہیں گے۔ اور اس کے بعد انہیں وہاں سے نکال لیا جائے گا

مولانا میکش نے کہا کہ مسلمانوں کے خیال میں کوئی شخص قرآن کا حکم مستقل یا عارضی طور پر منسوخ نہیں کر سکتا۔

انہوں نے کہا کہ احمدیہ فرقے کے بانی نے جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مسلمان ظل بروز اور حلول کو غیر اسلامی سمجھتے ہیں۔ لیکن احمدیوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ظلی اور بروزی طور پر محمدؐ، احمدؐ، نوحؑ، ابراہیمؑ، مریمؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ وغیرہ ہیں۔

مولانا میکش نے کہا کہ مسلمان حضرت محمد عربی صلی اللہ وآلہ واصحابہ وسلم کو انبیاء علیہم السلام میں سب سے بڑا نبی سمجھتے ہیں۔ لیکن احمدی امام جماعت کو نہ صرف باقی انبیاء علیہم السلام سے بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑا سمجھتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق انبیاء علیہم السلام کی توہین اتنا بڑا کفر ہے کہ توہین کرنیوالا دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن احمدی انبیا علیہم السلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا اپنا محبوب مشغلہ سمجھتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ احمدیوں نے اپنا مطلب نکالنے کے لئے قرآن مجید کی آیتوں کو ان کے سیاق و سباق سے الگ کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے مسلمان اس کو بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔

مولانا میکش نے کہا کہ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ابن مریم اب تک زندہ ہیں۔ اور وہ قیامت کے قریب دوبارہ ظاہر ہو کر دجال کو ہلاک کر دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) ابن مریم وفات پا چکے ہیں اور احادیث میں ان کے دوبارہ ظہور کی جانب اشارہ مرزا غلام احمد صاحب کی جانب اشارہ ہے۔

برطانیہ میں پاکستانیوں کی تربیت

لندن ۲۸ فروری۔ منصوبہ کولمبو کے فنی تعاون کے پروگرام کے تحت برطانوی حکومت کے زیر اہتمام اس ہفتہ پاکستان سول سروس کے ۱۵ ایکڈٹوں نے نظام حکومت میں چھ ماہ تربیتی نصاب شروع کر دیا ہے۔ پاکستان سے آنیوالا یہ چوتھا گروہ ہے۔ اور نصاب شروع شروع ہونے کے وقت مسٹر جان فاسٹر پارلیمانی انڈر سیکرٹری نے ایک چائے پارٹی دی تھی۔ مہمانوں میں ہائی کمشنر مسٹر اصفہانی اور مشیر مسٹر سجاد حیدر بھی شامل تھے۔ اس نصاب کا مقصد برطانیہ کے سب اداروں میں زندگی کی ایک عام تصویر پیش کرنا ہے۔ وہ تین ہفتہ تک سرکاری اداروں اور محکموں کا دورہ کریں گے اور مختلف متعلقہ موضوعات پر لیکچر سنیں گے۔ اس کے بعد لندن کے ضلع کا سماجی جائزہ لیں گے۔ یونیورسٹی میں انتظام ملکی کا ہم شباہ نصاب حاصل کریں گے۔ ایک ہفتہ تک سماجی سروسوں کا مطالعہ کریں گے۔ اور لوکل گورنمنٹ کا مطالعہ کریں گے۔ وہ سب کے سب ایک گروہ کی شکل میں عدالتوں اور سکولوں کا ایک دورہ کرینگے اسکاٹ لینڈ اور ویلز میں دو دو ہفتہ گزاریں گے اور پھر انھیں ملک کے مختلف حصوں میں الگ الگ محکموں سے وابستہ کر دیا جائے گا۔

دمشق میں باغی مظاہرین پر گولی چلادی گئی

دمشق۔ ۲۸ فروری۔ یہاں گذشتہ روز جن باغی مظاہرین نے دمشق ریڈیو پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی ان پر پولیس نے زبردست آتش باری کی۔ جس کے نتیجہ میں بتایا جاتا ہے کہ بہت سے آدمی مارے گئے۔ اور ان گنت تعداد میں زخمی ہوئے۔

مصری بحریہ کے امیدوار بھارت میں تربیت پائینگے

بمبئی ۲۸ فروری۔ مصری سمندری بیڑے کے انچارج کیپٹن محمد عبدالفتح ابراہیم نے یہاں اپنے دورے کے سلسلہ میں بتایا کہ مصر اس تجویز پر غور کر رہا ہے کہ اپنے بحریہ کے ملازمین کو بھارتی بحریہ میں بھیج کر تربیت دلائی جائے اس سلسلے میں حکومت مصر باقاعدہ درخواست کرنے والی ہے۔

منصوبہ بندی بورڈ کے صدر کا عزم ڈھاکہ

کراچی ۲۸ فروری۔ منصوبہ بندی بورڈ کے صدر مسٹر زاہد حسین آج ایک مختصر دورہ پر مشرقی پاکستان روانہ ہو گئے اپنے دورہ کے قیام کے دوران سرکاری افسروں سے ملکی صوبائی ترقیاتی بورڈ کے منصوبوں کے بارے میں بات چیت کرینگے

ریل کے حادثے میں ۳۱ افراد ہلاک و زخمی

ریو ڈی جنیرو ۲۸ فروری۔ میو کے قریب ایک ریل کے حادثے میں سات آدمی ہلاک اور ۲۴ زخمی ہو گئے۔ برازیل کی دو گاڑیاں جب مخالف سمت سے برابر لائن سے گذریں جو لوگ پائیدانوں پر کھڑے تھے۔ وہ آپس میں ٹکرا کر گرے اور اس طرح ۳۱ افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔

لاہور میں تعلقات دولت مشترکہ کی کانفرنس

کراچی ۲۸ فروری۔ لاہور میں آئندہ ماہ ۱۷ مارچ سے ۲۴ مارچ تک تعلقات دولت مشترکہ کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں ۱۵ افراد پر مشتمل برطانوی وفد شرکت کرے گا۔ جس کی قیادت وزیر خزانہ مسٹر ہیوگیٹسکل کریں گے۔

بھارتی صدر کانفرنس کا افتتاح کرینگے

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ بھارتی صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد سوموار کو یہاں صوبائی گورنروں اور والیان ریاست کی سالانہ کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔

جاپانی وزیر اعظم نے امریکہ جانا منظور کر لیا

واشنگٹن۔ ۲۸ فروری۔ یہاں سرکاری ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ جاپان کے وزیر اعظم یوشیدا نے امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور کی سرکاری دعوت پر امریکہ جانا منظور کر لیا ہے۔

ترکی کو بین الاقوامی بینک سے قرض ملے گا

واشنگٹن ۲۸ فروری۔ تعمیر و ترقی کے بین الاقوامی بینک نے ترکی کو بندرگاہ کی ترقی کے لئے ۳۰ لاکھ ۴۰ ہزار ڈالر کی امداد دینا منظور کیا ہے۔ پہلے دیئے ہوئے قرضہ کے بعد یہ مزید قرض دیا جا رہا ہے

پاکستان اور ترکی کے اتحاد پر ولندیزی تبصرہ

ہیگ ۲۷ فروری۔ آج ہاکس ڈاگ بلاد نے پاکستان اور ترکی معاہدے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "عالم اسلام کے دو سب سے زیادہ طاقتور ملک ترکی اور پاکستان نے فوجی۔ اقتصادی اور ثقافتی تعاون اور اشتراک عمل کے لئے ایک معاہدہ کیا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ مغرب میں اس کا مسرت کے ساتھ خیر مقدم ہوا ہے۔ کیونکہ دوسرے اسلامی ممالک اور ہندوستان غیر جانبدارانہ پالیسی کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو بہت سے لوگوں کی رائے میں، کمیونسٹ خطرہ کو دور کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ ترکی اور پاکستان نے صاف صاف واضح کر دی ہے۔ کہ وہ اپنی سلامتی کے لئے آزاد دنیا کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اور وہ تیسرا راستہ تلاش نہ کریں گے "ٹی اور ڈ کورنینٹ" نے لکھا ہے یہ صحیح ہے کہ دوسرے ملکوں کو پاکستان اور ترکی کے اتحاد میں شامل ہونے کی ترغیب دینا بہت مشکل ہو گا۔ لیکن ترکی اور پاکستان اکیلے ہی بہت اہم ہیں کیونکہ یہ دو مشرق وسطیٰ کے میمنہ اور میسرہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

پاکستان پر مضمون نویسی کا مقابلہ!

ایک ہزار سے زیادہ مضامین موصول ہوئے

واشنگٹن ۲۸ فروری، پاکستان پر مضمون نویسی کے مقابلہ میں پاکستانی سفارتخانہ کو ۱۰۰۰ سے زیادہ مضامین موصول ہوئے ہیں جو ان ہزاروں مضمونوں میں سے چن کر بھیجے گئے ہیں۔ جنھیں ہائی اسکول کے جونیئر اور سینئر طلبا نے لکھا تھا یہ مضمون امریکہ کے ہر حصہ حتیٰ کہ ہوائی اور پیورٹوریکو جیسے دور دراز جزیروں سے آئے ہیں اسکولوں کے لڑکوں اور لڑکیوں نے اس مقابلہ کے لئے جو مضامین لکھے تھے۔ ان میں سے بہترین مضمون انتخاب کر کے ان اسکولوں کے پرنسپلوں نے سفارتخانہ پاکستان کو بھیجے ہیں "پاکستان — ایک دوست ملک" کے موضوع پر مضمون نویسی کے اس مقابلہ میں امریکہ کی ریاست کے ہزاروں طلباء نے حصہ لیا

نجیب اور ناصر میں بظاہر صلح ہو گئی۔ دستور ساز اسمبلی بنانے کا اعلان

قاہرہ ۲۸ فروری: آج قاہرہ میں جنرل نجیب کے حامیوں اور فوج اور پولیس کے دستوں میں زبردست تصادم ہو گیا۔ فوج اور پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلا دی۔ رینر مصدقہ اطلاعات کے مطابق ۳ طلباء ہلاک ہو گئے۔ پولیس کا ایک انسپکٹر بھی اس تصادم میں ہلاک ہو گیا۔ زخمی ہونے والوں کی تعداد ۵۰ سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ آج جب مصریوں کو جنرل نجیب کے دوبارہ برسراقتدار آنے کی اطلاع ملی۔ تو سارے شہر میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بڑا میلہ لگا ہوا ہے۔ ہر طرف نجیب کی وہ تصویریں پھر نظر آنے لگیں۔ جو دو روز قبل بازاروں اور دفتروں سے غائب ہو گئی تھیں۔ جنرل نجیب نے آج دوبارہ صدر منتخب ہونے کے بعد مظاہرین کے ایک بہت بڑے ہجوم کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ وہ ملک میں بہت جلد ایک دستور ساز اسمبلی قائم کریں گے جو ملک کا آئین تیار کرنے کے لئے پارلیمنٹ کا کام دے گی۔ جنرل نجیب نے کہا۔ کہ موجودہ عبوری دور ختم ہونے سے قبل انتخابات کرائے جائیں گے اور اس طرح ملک میں نمائندہ پارلیمنٹ قائم کر دی جائے گی۔ آج جب قاہرہ میں مظاہرین پر فائرنگ ہوئی۔ تو جنرل نجیب نے خود فوج اور پولیس کو حکم دیا۔ کہ وہ مظاہرین پر مزید فائرنگ نہ کریں۔ جنرل نجیب نے آج اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد فوجی انقلابی کونسل اور کابینہ کے ممبروں سے ملاقات کی۔ وہ کرنل جمال ناصر سے بھی ملنے گئے۔ اور انہیں مصر کا وزیر اعظم مقرر ہونے پر مبارکباد دی۔ جنرل نجیب نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ آج رات خرطوم روانہ ہوں گے۔ جہاں وہ سوڈان کی پارلیمنٹ کے افتتاحی اجلاس میں شریک ہوں گے۔

مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ آج کابینہ کے ایک جلسے میں جنرل نجیب اچانک جا پہنچے۔ وزیر اعظم کرنل جمال ناصر نے انہیں اپنی کرسی پیش کی۔ مگر نجیب نے ہنستے ہوئے انکار کر دیا۔ آج بعض علاقوں میں مظاہرین نے جمال ناصر مردہ باد کے نعرے بھی لگائے۔ حکومت نے قاہرہ میں مزید مظاہروں پر پابندی لگا دی ہے۔

اگرچہ ظاہری طور پر جنرل نجیب اور کرنل جمال ناصر کے درمیان صلح ہو گئی ہے۔ لیکن مبصروں کا خیال ہے۔ کہ مصر کے ان دونوں حکمرانوں کے درمیان تین روز پہلے جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے وہ ابھی تک قائم ہیں۔ جن امور پر دونوں لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ ہوا ہے۔ اسے جنرل نجیب کی فتح نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اب جنرل نجیب کو صرف صدر بنا کر ان کے اختیارات محدود کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے برعکس کرنل جمال ناصر نے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال کر وسیع اختیارات حاصل کر لئے ہیں۔ سیاسی مبصروں کا خیال ہے۔ کہ گذشتہ تین روز میں کرنل ناصر اور ان کے ساتھیوں نے جنرل نجیب کے خلاف جو الزامات عائد کئے۔ ان کے بعد دونوں کو کافی عرصہ تک ساتھ کام کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ یہاں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ جب جنرل نجیب نے استعفیٰ دیا تھا۔ تو انہیں قتل کر دینے کی دھمکی بھی دی گئی تھی۔ بعض مبصروں کا خیال ہے۔ کہ ان واقعات سے ان پرانے سیاست دانوں کو منظر عام پر آنے کا پھر موقع مل جائے گا۔ جو فاروق کی جلاوطنی کے بعد سیاست سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔

اس سلسلہ میں علی ماہر کا نام لیا جا رہا ہے۔ جو فاروق کے مشیر تھے۔ اور ان دنوں آئین کا مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی کے صدر ہیں۔ ان کے علاوہ عبدالرحمن عزام کا نام بھی لیا جا رہا ہے۔ جو عرب لیگ کے سابق سیکرٹری جنرل ہیں۔ اور کرنل جمال ناصر اور میجر صلاح سالم کے قریبی رشتہ داروں اور ساتھیوں میں سے ہیں۔ ایجنسی فرانس نے قاہرہ ریڈیو کے حوالہ سے اطلاع دی ہے۔ جنرل نجیب کا دورہ سوڈان منسوخ کر دیا گیا ہے۔ وہ سوڈان کی پارلیمنٹ کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے قاہرہ سے خرطوم روانہ ہونے والے تھے۔

جنرل نجیب کو بحال کرنے کے متعلق انقلابی کونسل نے جو اعلان جاری کیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ عوام نے واضح طور پر بتا دیا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں صحافی کا جذبہ ہے۔ اور وہ اعلیٰ مقاصد کے سوا تمام تلخیوں کو بھول جانا چاہتے ہیں۔ اس نازک دور میں انقلابی کونسل جو انقلاب کی قیادت کر رہی ہے۔ اعلان کرتی ہے۔ کہ میجر جنرل محمد نجیب صدر جمہوریہ مصر کی قیادت میں رہے گا۔ انقلابی کونسل جس کے صدر کرنل جمال ناصر ہیں۔ مصر اور سوڈان عرب اور مشرقی اقوام کے عوام سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ امن قائم رکھنے میں ہماری حمایت کریں۔ تاکہ اس بحران پر جو گذر رہا ہے پردہ پڑ جائے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی جنرل نجیب کی بحالی کا اعلان قاہرہ ریڈیو سے کر دیا گیا۔ ابتدا میں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کرنل جمال ناصر کا حشر کیا ہوا ہے۔ لیکن بعد میں یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ کرنل جمال عبدالناصر وزیر اعظم کے عہدہ پر قائم رہیں گے۔ یہ عہدہ پہلے جنرل نجیب کے پاس تھا۔ جب جنرل نجیب کو انقلابی صدارت پر بحال ہونے کا یقین ہو گیا۔ تو انہوں نے یو۔ پی۔ اے کے ایک نمائندے کو بتایا۔ کہ میرے دوستوں۔ افسروں اور عوام نے مجھے صدارت کا عہدہ دوبارہ سنبھالنے کی جس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اسے منظور کر کے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ جنرل نجیب کی بحالی سے پہلے باخبر حلقوں نے یہ انکشاف کیا تھا۔ کہ انقلابی فوجی کونسل کے تمام ممبر مشترکہ طور پر استعفیٰ دینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ لیکن جب نجیب اور انقلابی کونسل کے ممبروں کے درمیان مصالحت ہو گئی۔ تو استعفیٰ دینے کا سوال ختم کر دیا گیا۔ انقلابی کونسل کے ہنگامی جلسوں کے بعد مصر کی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالحکیم عامر جنرل نجیب کی قیامگاہ پر پہنچے۔ اور انہیں اپنی کار میں قصر جمہوریہ کی طرف لے کر روانہ ہو گئے۔ راستے میں ہزاروں افراد نے جنرل نجیب کے حق میں نعرے لگائے۔ مختلف خبر رساں ایجنسیوں نے بتایا ہے۔ کہ مغربی ملکوں میں جنرل نجیب کی بحالی کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اب جنرل نجیب کا اثر پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عوام اور فوج کا ایک بااثر حصہ ان کے ساتھ ہے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ جمال ناصر کا اثر نجیب سے زیادہ ہے۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ مصریوں اور سوڈانیوں کے لاتعداد وفود جنرل نجیب سے ملاقات کرنے اور انہیں دوبارہ صدر مقرر ہونے پر مبارکباد دینے قصر جمہوریہ میں آ رہے ہیں۔

محترمہ فاطمہ جناح کی طرف سے انتخابات میں مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کی اپیل

ڈھاکہ ۲۸ فروری: آج کراچی سے یہاں پہنچنے پر محترمہ فاطمہ جناح کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ہوائی میدان پر ہزاروں مرد۔ بچے اور عورتیں موجود تھیں۔ اور فاطمہ جناح کا استقبال کرنے والوں میں گورنر خلیق الزمان اور بیگم نور الامین اور دیگر صوبائی وزراء سب سے آگے تھے۔ ہجوم فاطمہ جناح زندہ باد۔ قائد اعظم زندہ باد اور مسلم لیگ زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ خواتین نیشنل گارڈ اور گرل گائیڈز نے آپ کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ محترمہ فاطمہ جناح نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ کہ وہ مشرقی بنگال آنے پر بہت خوش ہیں۔ اس صوبہ کے لوگوں نے جس طرح میرا استقبال کیا۔ اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ محترمہ نے "مسلم لیگ زندہ باد" کے نعرے سے اخبار نویسوں کے ساتھ اپنی بات چیت ختم کی۔ بعد دوپہر سٹی مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے محترمہ فاطمہ جناح نے مشرقی بنگال کے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ آنے والے انتخابات میں مسلم لیگ کو کامیاب بنائیں۔ اسی طرح حکومت کی موثر طاقت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہ سکتی ہے۔ اگر مسلم نشستیں دو پارٹیوں میں تقسیم ہو گئیں۔ تو کوئی مسلم پارٹی حکومت نہیں بنا سکے گی۔ ہر گروپ کو اصلیت حاصل کرنے کے لئے ایک گروپ پر تکیہ کرنا پڑے گا۔ لہٰذا اصل اقتدار ان تین ممبروں کی اقلیت کے ہاتھ میں ہو گا۔ جو ہمارے نظریہ پر ہر وقت چھایہ رہے گا۔

صدر ترکی امریکہ سے اٹلی روانہ ہو گئے

نیویارک ۲۸ فروری: صدر ترکی جلال بایار اپنی اہلیہ کے ہمراہ امریکہ کا سرکاری دورہ ختم کرنے کے بعد آج ایک بحری جہاز میں نیویارک سے نیپلز (اٹلی) روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ استنبول جائیں گے۔

یمن اور عدن کی سرحد پر امن ہے

قاہرہ ۲۸ فروری: عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالخالق حسونہ نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ یمن اور عدن کی سرحدات پر مکمل امن ہے۔ امید ہے کہ برطانوی حملوں کا اعادہ نہیں ہو گا۔ پچھلے چند سالوں میں برطانیہ اور یمن کے درمیان کئی سرحدی تنازعات رہے ہیں۔

انڈونیشیا میں زبردست مظاہرے فوجی دفاتر تباہ کر دیئے گئے فوج کے ایک کپتان کو مظاہرین نے ہلاک کر دیا

دی ہیگ (نالینڈ) ۲۸ فروری۔ رائٹر نے خبر دی ہے کہ انڈونیشیا کے دارالحکومت جاکرتہ سے جو اطلاعات یہاں پہنچی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ آج جاکرتہ کے بازاروں میں ہزاروں مسلمانوں نے زبردست مظاہرے کئے اور فوج کے دفاتر کو تباہ کر ڈالا۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ مظاہرین نے ایک فوجی کپتان کو بھی ہلاک کر ڈالا۔ ایجنسی فرانس نے خبر دی ہے کہ آج تین لاکھ انڈونیشی مسلمانوں نے جن میں ۱۱ ہزار عورتیں بھی تھیں "اللہ اکبر" کے نعرے لگاتے ہوئے اسبات پر زبردست احتجاج کیا کہ بعض غیر اسلامی سیاسی جماعتوں نے اسلام کی توہین کی ہے۔ مظاہرہ سے پہلے ایک جلسہ میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اسلام کی توہین کرنیوال کے خلاف سخت ترین کارروائی کرے۔ بعد قرارداد کی ایک نقل نائب صدر ڈاکٹر محمد حتی کو دی گئی۔ کیونکہ صدر ڈاکٹر سیکارنو شہر میں نہیں تھے رائٹر کی اطلاع ہے "مظاہرہ اسلامی جماعتوں کی انجمن" کی طرف سے کیا گیا کیونکہ "بائیں بازو کی بعض" اسلام کی توہین کر رہی ہیں۔

ملکی تعمیر کے لئے جدوجہد کی ضرورت ہے

لاہور پہنچنے پر گورنر جنرل کا بیان

لاہور ۲۸ فروری۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے پاکستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملت کی تعمیر کے لئے محنت سے کام کریں۔ کراچی سے یہاں ایک ہفتے کے دورہ پر پہنچنے کے بعد آپ نے کہا۔ کوئی ملک جدوجہد کے بغیر عظمت حاصل نہیں کر سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ لوگ کام زیادہ اور باتیں کم کریں پنجاب کے لوگوں کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا "میں جانتا ہوں پنجاب کے لوگ بہت محنتی اور ہمت و حوصلے والے ہیں۔ گورنر جنرل نے ایک سوال کے جواب میں مشرق وسطیٰ کے حالیہ واقعات پر تبصرہ کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا۔ امید ہے تمام مسلم ممالک پر امن ماحول میں کام شروع کر دیں گے۔

نجیب اور ناصر گلے ملے

قاہرہ ۲۸ فروری۔ جنرل نجیب دوبارہ صدر مقرر ہونے کے بعد آج جب قصر جمہوریہ پہنچے۔ تو وزیراعظم کرنل جمال ناصر اور میجر صلاح سالم نے انہیں گلے سے لگا لیا۔ اور تینوں رونے لگے۔ دو روز پہلے میجر صلاح سالم نے کہا تھا کہ ہم نجیب کو قتل کر سکتے تھے۔ مگر ہم نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ آج نجیب اور ناصر نے قاہرہ کے فسادات میں زخمی ہونے والے طلباء کو اسپتال میں جا کر دیکھا۔

نحاس کی بیوی کیخلاف آج مقدمہ کی سماعت ہوگی

قاہرہ یکم مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مصر کی فوجی انقلابی عدالت میں سابق وزیر اعظم نحاس کی بیوی کے خلاف سماعت آج سے شروع ہو جائے گی۔ مقدمہ کی سماعت گذشتہ انقلابی واقعات کی وجہ سے ملتوی کر دی گئی تھی۔

سندھ اسمبلی کا اجلاس منگل کو شروع ہوگا

کراچی یکم مارچ۔ سندھ اسمبلی کا بجٹ اجلاس منگل کے دن صبح دس بجے شروع ہوگا۔ جنوری ۱۹۵۴ء میں نئی وزارت کی تشکیل کے بعد صوبائی اسمبلی کا یہ دوسرا اجلاس ہوگا۔ سندھ اسمبلی کے بیشتر ممبر اجلاس میں شرکت کے لئے کراچی پہنچ چکے ہیں۔ صوبے کے وزیراعلیٰ پیرزادہ عبدالستار جو حال ہی میں سکھر کے حلقے سے اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ حلف وفاداری بھی اٹھائیں گے۔ وہ خود ہی صوبے کا بجٹ بھی پیش کریں گے۔

اردن کے شاہ حسین بغداد پہنچ گئے

بغداد۔ ۲۸ فروری۔ اردن کے شاہ حسین آج عراق کے چار دن کے دورہ پر عمان سے بغداد پہنچ گئے۔

سوڈانی مصر کے داخلی امور میں مداخلت نہ کریں

خرطوم ۲۸ فروری۔ سوڈان کے وزراء کی کونسل نے سوڈان کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پرامن رہیں اور مصر کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ ان وزیروں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مصر کے جنرل نجیب صدارت کے عہدہ پر بحال ہو گئے ہیں۔ سوڈان کے تعلقات مصر سے دوستانہ ہیں اور امید ہے آگے چل کر بھی دوستانہ ہی رہیں گے۔

سوڈان میں نجیب کے حق میں مظاہرے

خرطوم ۲۸ فروری۔ آج خرطوم میں جنرل نجیب کے دوبارہ برسراقتدار آنے پر پرامن مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین نے جو نجیب کی بڑی بڑی تصویریں اٹھائے ہوئے تھے۔ نجیب زندہ باد کے نعرے لگائے۔ سوڈان کے وزیر اعظم اسمٰعیل الازہری نے نجیب کی بحالی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے یہ بہترین خبر سن لی ہے۔

گورمانی کے اعزاز میں ڈاکٹر خان کی دعوت

پشاور ۲۸ فروری۔ سرحد کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر خان صاحب نے گذشتہ شب اپنے گاؤں اتمان زئی میں پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی کے اعزاز میں ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔ اس دعوت میں سرحد کے وزیراعلیٰ سردار عبدالرشید افغانستان میں متعینہ پاکستانی سفیر کرنل شاہ ۔ ایس بی شاہ ، سرحد کے جوڈیشل کمشنر مسٹر محمد ابراہیم خاں سابق سکریٹری مسلم لیگ ، مسٹر یوسف خٹک اور خان عبدالغفار خان کے تینوں لڑکوں نے بھی شرکت کی۔

شام میں خانہ جنگی کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے

دمشق ۲۸ فروری۔ شام کی فوج نے آج پھر شہر کے وسطی حصہ میں مظاہرہ کرنے والوں پر گولی چلادی۔ جس سے لاتعداد اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے مظاہرین نے دمشق کے براڈ کاسٹنگ ہاؤس پر حملہ کر دیا۔ جس پر دھاوا بول دینے والی فوج نے کئی بار گولی چلائی۔ ڈائرکٹر آف براڈ کاسٹنگ فوج کی حفاظت میں بچکر نکلے۔ براڈ کاسٹنگ ہاؤس کے چاروں طرف فوج کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ شہر میں ٹینک گشت کر رہے ہیں۔ اور گولیاں چلنے کی آوازیں برابر سنائی دیتی ہیں۔ آج شام دوبارہ کرفیو لگا دیا گیا شمال میں حمص سے جو فوج کل روانہ ہوئی تھی۔ وہ آج دمشق میں داخل ہو گئی۔ اور شہر میں ہر طرف فوج ہی فوج دکھائی دیتے ہیں۔ ایجنسی فرانس نے خبر دی ہے کہ فوجی ٹینکوں نے دمشق ریڈیو پر حملہ کرنے والوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسائیں۔ اور لوگوں نے قریبی عمارتوں سے فوج پر گولیاں چلائیں۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق رات گئے تک فائرنگ کا سلسلہ جاری تھا۔ پہلے بتایا گیا تھا۔ کہ آج دمشق اور شمالی شام کے فوجی باغیوں کے درمیان ملک میں نئی حکومت کے قیام پر سمجھوتہ ہو گیا۔ اور اس طرح ملک کو خوفناک خانہ جنگی سے بچا لیا گیا۔ آج جب شمالی شام کی انقلابی فوجیں دمشق پر قبضہ کرنے کے لئے شہر کے نواحی علاقوں میں پہنچ گئیں۔ تو دمشق کے فوجی کمانڈروں نے انقلابیوں سے گفت و شنید کی اور ان کے تمام مطالبات تسلیم کر لئے۔ اور اس طرح دو روز کی غیر یقینی حالت کے بعد ہاشم الاتاسی کو صدر تسلیم کر لیا گیا۔

حلب ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ نئے صدر نے صبری العسلی کو وزیراعظم مقرر کر دیا ہے۔ وہ وزیر دفاع کا عہدہ بھی سنبھال لیں گے۔ پاپولسٹ پارٹی کے رشدی کو وزیر داخلہ اور فیضی الاتاسی کو وزیر خارجہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ شیشکلی کی قائم کردہ سیاسی جماعت عرب لبریشن کے کسی ممبر کو حکومت میں شامل نہیں کیا گیا۔ دمشق ریڈیو کا بیان ہے کہ اب دمشق میں مکمل امن ہو گیا ہے۔ کرفیو ابھی ختم نہیں ہوا۔ نئے صدر ہاشم اتاسی آج دمشق واپس پہنچنے والے تھے۔

کینیڈا کے اخبار کی طرف سے پاکستان اور ترکی کے معاہدہ کی حمایت

اوٹاوہ ۲۸ فروری۔ اسٹار اوٹاوہ مورخہ ۲۴ فروری نے پاکستان اور ترکی کے اتحاد پر اپنے اداریہ میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

پاکستان اور ترکی اپنے سیاسی۔ فوجی۔ اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کو مستحکم کرنے کے لئے ایک معاہدہ پر گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی امریکہ پاکستان کو فوجی امداد پیش کر رہا ہے۔ دونوں ملکوں کے مشرق وسطیٰ ایک دفاعی نظام میں شامل کیا جا رہا ہے۔ جس کو مشرق وسطیٰ کی ایک دفاعی کمان کی جگہ جس میں شامل ہونے کے لئے عرب ممالک راضی نہیں ہوتے۔ قائم کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ پاکستان اور ترکی کا یہ اتحاد اور مشرق وسطیٰ کے ایک مربوط دفاعی نظام میں ان کی شمولیت معقولیت پر مبنی ہے لیکن معقولیت سیاسی اعتراضات کے سامنے مشکل سے کامیاب ہوتی ہے۔ ایک طرف تو عرب ممالک معترض ہیں۔ جن کے ساتھ اسلام کے مشترکہ رشتہ کی وجہ سے پاکستان کے تعلقات دوستانہ ہیں عرب ممالک نے مغرب کی صف میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن ترکی معاہدہ شمالی اوقیانوس میں شامل ہے۔ اور اگر پاکستان اور ترکی کے اتحاد سے پاکستان اس معاہدہ کا رکن نہیں بنتا۔ تو بہرحال تعلقات تو بہت گہرے ہو ہی جائیں گے دوسری طرف ہندوستان اعتراض کرتا ہے اور اس کا اعتراض زیادہ شدید ہے۔ ہندوستان نے پاکستان اور ترکی کے اتحاد پر تو کوئی نکتہ چینی نہیں کی ہے وہ تو صرف اس بات پر معترض ہے۔ کہ امریکہ پاکستان کو ایسے وقت فوجی امداد دے رہا ہے۔ جب کشمیر پر پاکستان کے ساتھ اس کا جھگڑا تصفیہ طلب ہے۔ پاکستان کسی قسم کا اتحاد بھی کیوں نہ کرے ہندوستان کوئی معقول اعتراض کر ہی نہیں سکتا۔ پاکستان ایک خود مختار ملک ہے۔ لیکن وہ پاکستان کو مضبوط بنانے پر اس وقت اعتراض کر سکتا ہے۔ جب طاقت کا استعمال پاکستان کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے کہ چاہے وہ اسے مشرق وسطیٰ کے دفاع میں استعمال کرے یا ہندوستان کی سمت۔ وزیر اعظم مسٹر نہرو نے نئی دہلی میں اپنی پریس کانفرنس میں ہندوستانی اندیشوں کو دور کرنے کی پوری کوشش کی۔ وہ اس بات کو بالکل نہیں مانتے کہ پاکستان امریکہ سے ملنے والی امداد کو کشمیر کے سلسلہ میں ہندوستان کے خلاف استعمال کرے گا اور انہوں نے پورے اعتماد کے ساتھ بتایا کہ اگر ایسا کوئی ارادہ کیا بھی گیا۔ تو امریکہ اس کی بالکل حمایت نہ کرے گا۔ پنڈت نہرو کشمیر کے سلسلہ میں کچھ ضمانتیں دے کر ہندوستان اور پاکستان کی کشیدگی کو غالباً کم کر سکتے ہیں۔ پاکستان ہرگز نہیں مان سکتا کہ ہندوستان سے الحاق کے سلسلہ میں کشمیری مجلس دستور ساز کے حالیہ فیصلہ کے پس پشت پنڈت نہرو کا ہاتھ نہ تھا۔ کشمیر کے سب سے زیادہ آباد علاقے جنگ کی پاکستان سمت پر ہیں۔ اور اس کا کوئی امکان نہیں ہے کہ پاکستان ایسی کارروائی کی صورت میں ان کو خالی کرے گا جو مستقل بنیاد پر ..... کی امید میں ..... کے لئے ختم ہو جائے ہو سکتی ہے۔ پنڈت نہرو کے لئے ..... رعایت دینے کا یہ آخری موقعہ ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ایسا نہ ہو تو پاکستان کے ساتھ جنگ ہی چھڑ جائے لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مسلسل کشیدگی ہندوستان اور پاکستان کو اندرونی ترقی دینے میں ..... [illegible]